تعارف و تبصرہ

تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۔ محمد احمد عیسوی

موسسۃ الفیصل الخیریہ، القاہرہ، ۱۹۸۵ء (پہلا ایڈیشن) دو جلد، صفحات ۴۰۷، ۳۴۴، (بالترتیب)

اس وقت عالم اسلام میں عربی علوم وفنون اور نادر و نایاب کتابوں کی تحقیق و تعلیق اور نشر و اشاعت کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ جہاں مختلف اسلامی موضوعات پر کام ہو رہا ہے وہاں قرآنیات پر بھی نوع بنوع تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات بڑی مسرت افزا ہے کہ جامعہ قاہرہ میں پروفیسر ڈاکٹر حسین محمد نصار کی زیر نگرانی صحابہؓ و تابعینؒ کی تفاسیر کو مختلف مآخذ و مصادر سے جمع کئے جانے کا ایک لائق قدر اور قابل تحسین سلسلہ شروع ہوا ہے تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے، موصوف ہی کی تحریک اور نگرانی میں جناب محمد احمد عیسوی نے اپنے ایم۔ اے کے مقالہ کے لئے یہ موضوع اختیار کیا اور اس کے لئے انھوں نے تفسیر و حدیث کے تمام معتبر مآخذ و مصادر کا مطالعہ کیا اور بڑی کد و کاوش کے بعد یہ کتاب تیار کی جس کو عربی تفاسیر کے ذخیرہ میں ایک بیش قیمت اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور اس پر وہ اہل ذوق سے داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

صحابۂ کرامؓ میں سب سے زیادہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے تفسیری روایات منقول ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیری روایات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے زیادہ ہیں، لیکن مؤخر الذکر اس بنا پر ممتاز ہیں کہ آپ کو قبول اسلام میں سبقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا زیادہ شرف حاصل رہا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہ پہلے صحابی ہیں جن کے گرد شاگردوں کی ایک ایسی جماعت اکٹھا ہوئی جو ان کے خرمن علم سے خوشہ چینی کرتی تھی اور ان کی روایات اور اقوال و آثار کو محفوظ کرتی اور پھیلاتی تھی۔ آپ کو قرآن کریم اور اس کے معانی و مطالب پر اتنا عبور ہو گیا تھا کہ آگے چل کر آپ قرآن کے سب سے بڑے عالم کہلائے۔ ابو مسعود بدری فرماتے ہیں۔

قال عقبة بن عمرو ما أرى أحدا أعلم بما انزل على محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عبد اللّٰہ

عقبہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو رسول خدا پر نازل وحی الٰہی کو عبداللہ بن مسعود سے زیادہ جانتا ہو۔

(ابن القیم، اعلام الموقعین اشرف المطابع، دہلی ۱۳۱۳ھ، ۷/۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار صحابۂ کرام کو قرآن کی تعلیم وتدریس کی اجازت فرمائی تھی ان میں سرِ فہرست حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔ (اعلام الموقعین ۶/۲) ان خصوصیات کی روشنی میں آپکی علمی حیثیت اور تفسیری قدر وقیمت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہیں خصوصیات کے پیش نظر فاضل مرتب نے اپنے مقالہ کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تفسیری روایات و اقوال کی جمع وترتیب کو اپنا موضوع بنایا۔ بعد میں یہ مقالہ کتابی صورت میں دو جلدوں میں شائع ہو گیا ہے۔

جلد اول کو مرتب نے تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا باب حضرت عبداللہ ابن مسعود رض کی زندگی اور ان کی شخصیت سے متعلق ہے جس کا عنوان ہے "حیاۃ ابن مسعودؓ وشخصیتہ" یہ باب گیارہ مباحث پر مشتمل ہے جس میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رض کے خاندان، قبیلۂ ھذیل کا تعارف، آپ کی پیدائش، نشو ونما، بچپن، قبولِ اسلام، حسن تلاوتِ قرآن، اہلِ مکہ کے سامنے سب سے پہلے بآوازِ بلند قرآن پڑھنا، حبشہ و مدینہ کی ہجرت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل خدمت، غزوات رسول ﷺ، زمانۂ ارتداد کی جنگوں اور فتح شام کی لڑائی میں آپ کی شرکت، کوفہ کے بیت المال کی نگرانی، وہاں سلسلۂ درس وتدریس کا آغاز اور بے شمار شاگردوں کا ان کے گرد جمع ہونا، پھر مدینہ منورہ واپس بلایا جانا، آپ کے ذاتی وجسمانی صفات اور اخلاقی فضل وکمال، آپ کی علمی و فقہی حیثیت، قرآن مجید سے آپ کا شغف، قرآنی علوم میں آپ کی مہارت، قرآنی فہمی اور نقل و روایت میں احتیاط پسندی، آپ کی وسعتِ علمی اور دوسرے بہت سے متعلقہ امور پر روشنی ڈالی گئی ہے نیز ان اہم صحابہ وتابعین کا تذکرہ کیا گیا ہے جنہوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا تھا۔

دوسرا باب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اسلوبِ تفسیر سے متعلق ہے جس کا عنوان "اسلوب ابن مسعود فی تفسیرہ" ہے۔ یہ باب آٹھ مباحث پر مشتمل ہے۔ جن کا خلاصہ حسب

۱۔ "مدخل" اس عنوان کے تحت مرتب نے یہ بتایا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوئی مستقل تفسیر نہیں لکھی، اس لئے اصطلاحی مفہوم میں ان کا کوئی خاص اسلوب تفسیر نہیں ہے، یہ تو محض ان کے تفسیری اقوال وروایات اور آثار کا مجموعہ ہے۔

۲۔ "تفسیرہ بالقرآن الکریم" اس میں مرتب نے بتایا ہے کہ آپ قرآن کی قرآن سے تفسیر کرتے تھے اور آیات قرآن سے آپ کے حسنِ استدلال اور کمالِ استنباط کو واضح کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ آپ نے وحی الوسع قرآن کے معانی ومطالب کو جاننے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔

۳۔ "تفسیرہ بالحدیث الشریف" اس عنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبردست قوت حفظ ویاد داشت کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کو تشریح طلب آیتوں کی مناسبت سے حدیثوں کا اس قدر علم وادراک تھا کہ ان کی تفسیر میں ایسی روایتیں پیش کیا کرتے تھے جو انہیں سے مروی ہوتیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی پر مشتمل ہوتی تھیں۔

۴۔ "اسباب النزول" اس سلسلہ میں مرتب نے لکھا ہے کہ آیات قرآنی کے اسباب نزول کی صحیح معرفت کا تمام تر دارومدار صحابۂ کرام پر ہے۔ وہی اس کے تنہا مصدر وماخذ ہیں اور چونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مہبطِ وحی درسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ قریب تھے اس لئے ان کے اقوال و روایات وآثار بھی اس کے اہم مصادر میں شمار ہوتے ہیں۔

۵۔ "المحکم والمتشابہ والناسخ والمنسوخ" اس میں مرتب نے بتایا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک محکم، ناسخ کو کہتے ہیں اور متشابہ منسوخ کو۔ چونکہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تنسیخ آیات اور تبدیلیٔ احکام کے وقت عموماً موجود رہا کرتے تھے اس لئے وہ بھی ناسخ ومنسوخ کی معرفت کے اہم مصادر میں سے ایک ہیں۔

۶۔ "تفسیرہ عن اھل الکتاب" مرتب نے اس مبحث کے حاشیہ میں وضاحت کی ہے کہ "اسرائیلیات" سے کیا مراد ہے اور متن میں بتایا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ماضی کے واقعات اور امم سابقہ کی تاریخ میں اہل کتاب کے علوم وروایات پر اسی وقت تک اعتماد کرتے تھے جب تک وہ کتاب وسنت سے نہ ٹکرائیں۔

۷۔ "اجتھادہ فی تفسیرہ" اس عنوان کے تحت فاضل مرتب نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ

کی علمی دیانتداری، تکلف و تصنع سے بیزاری، ادعاء علم سے دوری، طریقۂ نبوی کی پابندی اور درس و افتاء میں ان کی احتیاط پسندی کو واضح کیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہ آیات کی تفسیر میں الفاظ کے لغوی مفہوم و مدلول، جملوں کی ترکیب و تالیف پر خاص توجہ دیتے تھے۔ الفاظ کے ظاہری خدو خال اور ان کے معانی کو بھی نگاہ میں رکھتے تھے اور قرآن مجید کے اسلوب سے بہت عمدہ نتائج برآمد کرتے تھے۔

اسی طرح اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض تربیتی طریقے بھی اجاگر کئے گئے ہیں مثلاً دورانِ تعلیم مکالمہ اور مباحثہ کا استعمال، تجربہ و مشاہدہ کے ذریعہ سائنٹفک تشریح، ہاتھ کے اشاروں سے واقعات کی تصویر کشی، وضاحتی خط یا تمثیلی تصویر وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے درس میں فضول گوئی سے پاک تفریحی دلچسپیاں اور بذلہ سنجیاں بھی ملتی ہیں تاکہ درس سے طلبہ کو اکتاہٹ یا گھبراہٹ نہ ہو۔

۸۔ **"خلاصہ"** یہ باب مذکورہ بالا مباحث کا خلاصہ ہے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بعض تفسیری خصوصیات کے ذکر پر مشتمل ہے۔

تیسرے باب میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات اور ان کی اسناد کو اصول جرح و تعدیل پر پرکھ کر فنی اعتبار سے ان کی حیثیت متعین کی گئی ہے جیسا کہ اس کے عنوان "توثیق التفسیر" ہی سے ظاہر ہے اسے بھی تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

الف۔ **"اسانید تفسیر ابن مسعودؓ"** اس میں تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی سندوں پر فنی اعتبار سے گفتگو کی گئی ہے۔ ان اسانید کی تعداد مرتب کے شمار کے مطابق ۶۰۳ ہے۔ اسی طرح اس گفتگو کے دوران پانچ سو سے زائد اشخاص کا تعارف و ترجمہ ہے۔

ب۔ **مصادر الآثار المنقولہ"** اس عنوان کے تحت مرتب نے ان لوگوں پر گفتگو کی ہے جن کی کتابوں سے مفسرین نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آثار نقل کئے ہیں لیکن ان کی کتابیں ہم تک نہیں پہنچ سکیں۔ "کشف الظنون" کی مدد سے مرتب نے ان کتابوں کا تعارف کرایا ہے "آثار منقولہ" سے مرتب کی مراد وہی آثار ہیں جو ان کتابوں سے مفسرین نے نقل کئے ہیں اس طرح کے مفسرین جنہوں نے ایسی کتابوں سے روایات لی ہیں ان میں امام بغوی، ابن جوزی،

القرطبی، ابن کثیر، ابن حجر اور علامہ سیوطی رحمہم اللہ کے نام آتے ہیں اور اس تفسیر میں ۶۷ ایسے افراد کے آثار منقول ہیں جن کی کتابیں ہم تک نہیں پہنچ سکیں اور ضائع ہوگئیں۔

ج۔ "**آثار غیر المسندة**" اس عنوان کے تحت مرتب نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے غیر مسند روایتوں کو شمار کیا ہے کہ کن کن لوگوں کی کون کون سی روایات عبداللہ ابن مسعودؓ سے بغیر سند منقول ہیں۔ ان روایتوں کی نشاندہی راوی کا نام لکھ کر اس کا نمبر شمار دے کر کیا ہے۔ مثلاً امام مالکؒ نے جو روایت "**بلغنی عن ابن مسعودؓ**" کے الفاظ سے روایت کی ہے اس کی طرف نشاندہی اس طرح کی ہے۔

عن مالكؒ:۔ ۲۶۷ ـ ۳۱۸ ـ ۳۰۶ یعنی راوی کا نام لکھ کر روایتوں کا وہ نمبر دیدیا گیا ہے جو تفسیر میں علی الترتیب چلا آرہا ہے۔ ان سب کے بعد ایک مفصل انڈکس ہے جو حسب ذیل پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ ان آیات کی فہرست جن کے ذریعہ تفسیر اور استشہاد کیا گیا ہے۔
۲۔ ان آثار کی فہرست جن کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔
۳۔ ان آثار کی فہرست جن کا سلسلہ صرف حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔
۴۔ ان آثار کی فہرست جو عبداللہ بن مسعودؓ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مشترک ہیں۔
۵۔ ان اسماء کی فہرست جن کا ترجمہ اسانید پر گفتگو کے درمیان ہوا ہے۔

ان فہرستوں کے بعد مصادر و مراجع کی ایک فہرست ہے جو ۱۰۵ ایسی کتابوں کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے جن سے فاضل مرتب نے حضرت ابن مسعودؓ کی تفسیری روایات کے علاوہ اسانید اور دوسری چیزوں کی تحقیق و تدقیق میں استفادہ کیا ہے۔ پھر اس کے بعد کتاب میں درج مضامین کی فہرست ہے جن کی قدرے تفصیل مذکورہ بالا سطروں میں کی گئی۔ اس کے بعد جلد اول مکمل ہوجاتی ہے۔

دوسری جلد صرف آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس میں اور کوئی بحث نہیں ہے۔ شروع میں ایک صفحہ پر ایک فہرست ہے، جس میں روایت کے مآخذ کی طرف اشارہ کرنے والے رموز کو

بتایا گیا ہے۔ تاکہ اس کو پڑھنے کے بعد اصل کتاب کا مطالعہ کرتے وقت قاری کو تفسیر کے ماخذ سمجھنے میں کوئی زحمت نہ ہو۔ یہ جلد "تعوذ" کی تفسیر سے شروع ہو کر سورہ "ناس" کی تفسیر اور اس کے بعد ختم القرآن سے متعلق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پر ختم ہوتی ہے۔ اس کے بعد سورتوں کی فہرست ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس سورہ کی تفسیر کس صفحہ سے شروع ہوتی ہے۔

اس تفسیر میں مرتب نے قرآن کی وہی ترتیب ملحوظ رکھی ہے جو مصحف کی ترتیب ہے۔ ہر آیت اور ہر سورہ کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تفسیر منقول نہیں ہے۔ جن سورتوں میں سرے سے کوئی روایت منقول نہیں ہے ان کا نام لکھ کر ایک سطر نقطوں کے ساتھ خالی چھوڑ دی ہے۔ وہ سورتیں جن میں ایک بھی روایت منقول نہیں ہے وہ یہ ہیں۔ سورۃ الجاثیہ، الذاریات، المنافقون، نوح، عبس، الطارق، الشمس، التین، البینۃ، القارعہ، والعصر، الہمزہ اور سورہ قریش۔ جس سورہ کی کسی ایک ہی آیت یا چند آیات کی تفسیر منقول ہے وہاں ایک ایک آیت کو لکھ کر سند کے ساتھ اس کی تفسیر درج کرتے ہیں۔ یعنی اس آیت سے متعلق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول سند یا غیر مسند یا ناقص الاسناد روایت کو مع سند لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان روایتوں کا نمبر شمار ہر سورہ کا الگ الگ نہیں ہے بلکہ "تعوذ" سے شروع ہو کر ختم قرآن تک مسلسل چلا جاتا ہے اور اس طرح کل ۱۱۴۳ آثار اس میں نقل کیے گئے ہیں جو ۳۰۶ طرق سے مروی ہیں اور ان میں ۷۷۲ آثار حضرت ابن مسعودؓ سے سنداً منقول ہیں۔

حاشیہ میں ہر روایت کے ماخذ کو واضح کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جگہ جگہ بہت سی ضروری تفصیلات بھی درج ہیں۔ ماخذ کی طرف اشارہ خاص خاص علامتوں کے ذریعہ کیا گیا ہے مثلاً امام بخاری کی صحیح بخاری کے لیے "صحیح" واحدی کی "اسباب النزول" کے لیے "اسباب" مسند امام احمد کے لیے "المسند" بغوی کی "معالم التنزیل" کے لیے "معالم" وغیرہ کے الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کو سمجھنے کے لیے ایک فہرست شروع کتاب میں درج ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔

فاضل مرتب نے اس تفسیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات کی جمع و ترتیب میں فنی اعتبار سے جو ترتیب ملحوظ رکھی ہے ان کے بیان کے مطابق وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مسند روایت کی تقدیم غیر مسند پر۔
۲۔ متصل الاسناد کی تقدیم غیر متصل پر۔
۳۔ وہ روایت جو مسند، متصل اور صحیح ہے اس کو اس سے کمتر پر مقدم رکھا گیا ہے۔
۴۔ اگر صحاح ستہ کی روایتیں متعدد ہیں تو ان میں جو باعتبار سند اعلیٰ اور باعتبار ماخذ قدیم ہے، اس کو مقدم رکھا گیا ہے۔
۵۔ معتمد روایات کو متن میں رکھا ہے اور باقی روایات کو حاشیہ میں جملہ طرق کے ساتھ نقل کر دیا ہے، خواہ وہ روایات صحیح ہوں یا ضعیف۔ اسی طرح روایات کے درمیان پائے جانے والے اختلافات اور غیر مسند روایات کو بھی حاشیہ میں درج کر دیا ہے۔
۶۔ اگر کوئی مسند روایت نہیں ملی تو غیر مسند یا ناقص الاسناد روایت کو جو تاریخی اعتبار سے زیادہ قدیم تھی اس کو مقدم رکھا۔

یہ تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول آثار و روایات کی صرف کھتونی نہیں ہے جس میں رطب و یابس روایات کو جمع کر دیا گیا ہے بلکہ فاضل مرتب نے بڑی سلیقہ مندی اور محنت و دقتِ نظر کے ساتھ ہر روایت کو اس کے صحیح مقام پر رکھا ہے۔ اس کو اصول جرح و تعدیل پر جانچ کر اس کی حیثیت متعین کی اور اس کے اندراج میں فنی اور اصولی حیثیت اور ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے تاکہ قاری کے سامنے یکجا طور پر صرف ابن مسعودؓ کی روایات ہی نہ آئیں، بلکہ ان کی فنی اور اصولی حیثیت بھی اس پر واضح ہو جائے۔ یقیناً فاضل مرتب نے اس سلسلہ میں بڑی محنت اور دقیقہ ریزی کی ہے جس کے لیے وہ اہلِ علم اور اصحاب ذوق سے داد و تحسین کے مستحق ہیں۔

(نسیم ظہیر اصلاحی)